Momin khan Momin ki Shayeri ka Naqdana Jaeza

B.A Urdu (Hons), part-iii, paper-vii

Lecture-1

گزشتہ سے پیوستہ:

مومنؔ نے اگر چہ چھ مثنویاں لکھیں لیکن بطور مثنوی نگار انہیں شہرت نصیب نہیں ہوئی۔ان کی مثنویاں ان کی حیات کا آئینہ دار ہیں۔جن میں جذبات کی آمد اور زبان میں سلاست و روانی قابلِ توجہ ہیں۔البتہ قصیدہ نگاری میں میں اپنے عہد کے صفِ اول کے قصیدہ نگاروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔چونکہ طبیعت میں خودداری اور تربیت میں تھوڑی بہت درویشانہ رمک تھی اس لیے بادشاہوں کے قصیدے لکھنے پر ہیز کیا۔ بزرگانِ دین کی شان میں قصیدے کہے۔البتہ دو ایسے قصیدے ان کے دیوان میں ضرور ملتے ہیں جو راجا جیت سنگھ،ٹونک کی تعریف میں ہیں مگر کسی صلہ کی امید میں نہیں۔مومنؔ کے واسوخت ان کے عشق مجازی کی غماز ہیں۔

۱۸۵۱ء میں مومن کوٹھے سے گر کر پانچ مہینے بسترِ علالت پر رہے اور ۱۸۵۲ء میں انتقال کیا۔ذیل میں مومنؔ کے چند نمائندہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گیا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے

ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

کیا جانے کیا لکھا تھا اضطراب میں
قاصد کی لاش آئی ہے جواب میں

میں بھی کچھ خوش نہیں وفا کرکے
تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی

رویا کریں گے آپ بھی پہروں اسی طرح
اٹکا کہیں جو آپ کا دل بھی میری طرح

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

حال دلِ یار کو لکھوں کیوں کر
ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

عمر تو ساری کٹی عشقِ بتاں میں مومنؔ
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com